নারী শক্তি

नारी शक्ति

عورتوں کی طاقت

women's power

වනිතා ශක්ති

பெண்ணின் வலிமை

ترتیب

پیش لفظ

کچھ عرصہ پہلے بھارت میں بعض تنظیموں کی طرف سے گیتوں کی تین کتابیں شائع ہوئیں اور دو کیسٹ نکالے گئے۔ ان کے زیادہ تر گیت مقبول و معروف دھنوں پر مبنی ہیں گیتوں کی مخاطب عورتیں، ان کے حالات اور مسائل ہیں۔ ان کا پیغام موجودہ روش کو بدلنا اور ایک نئی اور بہتر دنیا کی تخلیق کرنا ہے۔ یہ گیت عورتوں میں ایک نیا شعور پیدا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بھارت اور پاکستان میں بہت مقبول ہوتے ہیں۔

پاکستان میں ان گیتوں کو مختلف ورکشاپوں، جلسوں، اور محفلوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ عورتوں نے انہیں بہت پسند کیا۔ خود ان گیتوں کو جوش و جذبے سے گایا اور بہت جلد ان کے الفاظ ان کے حافظے کا حصّہ بن گئے۔ اس قدر پذیرائی دیکھ کر "اثر" (اپلائیڈ سوشیو اکنامک ریسرچ) نے ان گیتوں کو دیوناگری سے اردو رسم الخط میں ڈھال کر شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ "اثر" وہ ادارہ ہے جو پاکستان میں عورتوں میں شعور پیدا کرنے اور ان کے لئے مثبت کام کرنے میں مصروف ہے اور زندگی کی اعلیٰ قدروں اور ترقی کے کاموں کو آگے بڑھانے میں سرگرم عمل ہے۔

ہندی زبان کے بعض نامانوس الفاظ کو جوں کا توں رہنے دیا گیا ہے کیونکہ ترجمے سے ان کا تاثر بگڑنے کا خدشہ تھا۔ لیکن ہم نے آپ کی سہولت کے لئے

ایسے تمام الفاظ کے معانی ساتھ ساتھ نیچے درج کر دیتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ گیت آپ کو پسند آئیں گے۔ اگر آپ ہمیں اپنے لکھے ہوئے گیت بھیجیں تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے اور اپنی کتاب میں جگہ دیں گے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

گیتوں اور ان کے تعارف کو ناصرہ حبیب نے ہندی سے اردو میں منتقل کیا ہے۔

تعارف

صدیوں سے عورتیں لوگ گیتوں کے ذریعے اپنی زندگی کے دُکھ اور پریشانیاں اپنے حالات کی کٹھورتا، اپنی ادھوری امنگیں اور ساتھ ہی اپنی خوشی، اپنے سپنوں کا بیان کرتی آتی ہیں اور رسم ورواج کے دباؤ سے گھری عورتوں کے لئے اپنی بات کہنے کا ذریعہ گیت ہی تھے۔ صبح سویرے چکی چلاتے، دودھ بلوتے، دھان، گیہوں کاٹتے، بچوں کو سلاتے، شادی بیاہ، تیوہار، میلے ہر موقع پر گیت، سنگیت ہم عورتوں کے سنگ رہے ہیں۔

عام جلسوں میں بھی لمبے عرصے سے گیتوں کا استعمال ہوتا آیا ہے۔ گیتوں کے ذریعے اپنی بات بخوبی کہی گئی ہے۔ عورتوں کے جلسوں کے دوران بھی گیتوں کا ایک خاص کردار سامنے آیا ہے۔ گیتوں نے ہم میں ایک نیا شعور پیدا کیا ہے اور ہماری ایکتا، ہماری طاقت کے احساس کو بڑھایا ہے الگ الگ محاذوں پر کئے گئے مظاہروں، دھرنوں، ہمارے بنائے ناٹکوں اور ہمارے کیمپوں اور میٹنگوں میں ان گیتوں نے جنم لیا ہے۔ یہ گیت ہماری مجبوری کا بیان نہیں ہیں۔ ان میں تو سماج اور اپنے حالات کو بدلنے کی خواہش، ہر ظلم کا مقابلہ کرنے کی طاقت نظر آتی ہے۔ ہماری فنکاری، ہماری خوشی، ہمارے سپنے بھی ان گیتوں میں جھلکتے ہیں۔

کیسیٹوں اور گانوں کی ان کتابوں کو نکالنے کے پیچھے ہمارا مقصد ہے، ان

گیتوں کی دھنوں اور الفاظ کو آپ تک پہنچانا۔ آپ اپنے ماحول کے مطابق ان گیتوں کا استعمال کر سکتی ہیں۔ ضرورت پڑنے پر انہیں بدل سکتی ہیں۔ ہمیں بیحد خوشی ہوگی اگر آپ اپنے بنائے ہوئے گیت ہمارے ساتھ بانٹیں گی۔ ان کتابوں میں دیئے گئے زیادہ تر گیت دلی اور بمبئی کی خواتین تنظیموں کی ارکان نے لکھے اور گائے ہیں۔

"ایکشن انڈیا" "انکور" اور "جاگوری"
کی طرف سے

نئی دہلی
ستمبر ۱۹۸۶ء

دھول

(۱)

تم دھول ہو
پیروں سے روندی ہوئی دھول
بے چین ہوا کے ساتھ اٹھو
آندھی بن
ان کی آنکھوں میں پڑو
جن کے پیروں کے نیچے ہو

ایسی کوئی جگہ نہیں
جہاں تم پہنچ نہ سکو
ایسا کوئی نہیں
جو تمہیں روک لے

تم دھول ہو
پیروں سے روندی ہوئی دھول
دھول سے مل جاؤ

(۲)

تم دھول ہو
زندگی کی سیلن سے
دیمک بنو
راتوں رات
صدیوں سے بند ان
دیواروں کی کھڑکیاں، دروازے
اور روشن دان چاٹ دو

تم دھول ہو
زندگی کی سیلن سے جنم لو
دیمک بنو، آگے بڑھو
اک بار راستہ پہچان لینے پہ
تمہیں کوئی ختم نہیں کر سکتا

(سرویشور دیال سکسینہ)

تین گز کی اوڑھنی

تین گز کی اوڑھنی

اوڑھنی کے کونے چار
چار دشاؤں[1] کا سنسار[2]
آ، آ، آ ———

کوٹھڑی کے چار کونے
ہر دو کونے بیچ دیوار
کونے پر دیوار کھڑی
آ، آ، آ ———

دیوار بنا ہے گھونٹ
گھونگھٹ اندر رہے گھٹن
گھٹن بھری ہے زندگی
آ، آ، آ ———

اوڑھنی ہے زندگی
زندگی ہے اوڑھنی
اوڑھنی آ، آ، آ،
زندگی آ، آ، آ
اوڑھنی آ، آ، آ

(ایک ناٹک ورکشاپ میں لکھا گیا گیت)

---

[1] سمت، رُخ [2] دنیا

سنوسنگ کی سہیلی

سنوسنگ کی سہیلی اپنا حق کیسے پائیں
حق کیسے پائیں، اپنا حق کیسے پائیں

بھائی کو آزادی ملی اور ہم کو چار دیوار
کیوں نہ اس دیوار کو توڑیں، ہو، ہو، ہو
کیوں نہ اس بندھن کو توڑیں، نکلو گھر کے باہر
سنوسنگ کی سہیلی ——

پہلے حق ہم گھر میں مانگیں، پھر باہر کو جائیں
کریں پِتا[1] کے سنگ لڑائی۔ ہو، ہو، ہو
کریں پِتا کے سنگ لڑائی ملے بھائی جتنا ادھیکار[2]

ایک سہیلی یوں اُٹھ بولی سنگھرش[3] کرکے پائیں
دُوجی سہیلی یوں اُٹھ بولی —— ہو، ہو، ہو
دُوجی سہیلی یوں اُٹھ بولی سنگھٹن[4] کرکے پائیں

(شانتی اور آبھا)

---

[1] باپ [2] حق [3] لڑائی [4] تنظیم

ارادے کر بلند

ارادے کر بلند اب رہنا شروع کرتی تو اچھا تھا
تو سہنا چھوڑ کر کہنا شروع کرتی تو اچھا تھا

سدا اوروں کو خوش رکھنا بہت ہی خوب ہے لیکن
خوشی تھوڑی تُو اپنے کو بھی دے پاتی تو اچھا تھا

دُکھوں کو مان قسمت ہار کر رہنے سے کیا ہوگا
تو آنسو پونچھ کر اب مُسکرا لیتی تو اچھا تھا

یہ پیلا رنگ، لب سُوکھے، سدا چہرے پہ مایوسی
تو اپنی اک نئی صورت بنا لیتی تو اچھا تھا

تری آنکھوں میں آنسو ہیں ترے سینے میں ہیں شعلے
تو ان شعلوں میں اپنے غم جلا لیتی تو اچھا تھا

ہے سر پر بوجھ ظلموں کا، تری آنکھیں سدا نیچی
کبھی آنکھیں اٹھا کر تیور دکھا دیتی تو اچھا تھا

ترے ماتھے پہ یہ آنچل بہت ہی خوب ہے لیکن
تو اس آنچل کا اک پرچم بنا لیتی تو اچھا تھا

(مشہور شاعر مجازؔ کی ایک غزل پر مبنی)
(کملا بھسین)

لے مشعالیں

لے مشعالیں چل پڑے ہیں لوگ میرے گاؤں کے
اب اندھیرے جیت لیں گے لوگ میرے گاؤں کے

پوچھتی ہیں جھونپڑیاں اور پوچھتے ہیں کھیت بھی
کب تک لٹتے رہیں گے لوگ میرے گاؤں کے

بن لڑے کچھ بھی یہاں ملتا نہیں، یہ جان کر
اب لڑائی لڑ رہے ہیں لوگ میرے گاؤں کے

لال سورج اب اُگے گا دیش کے ہر گاؤں میں
اب اکٹھے ہو چلیں گے لوگ میرے گاؤں کے

چیختی ہے ہر رکاوٹ ٹھوکروں کی مار سے
بیڑیاں کھنکا رہے ہیں لوگ میرے گاؤں کے

دیکھو یارو جو صبح لگتی ہے پھیکی آج کل
لال رنگ اس میں بھریں گے لوگ میرے گاؤں کے

(دشیانت کمار)

راستہ ہے لمبا

راستہ ہے لمبا بہن منزل ہے دور
ہمت سے چلیں گے کسان اور مزدور

ہم ہیں نئے انسان، ہم ملیں گے سینہ تان
کوئی ڈر نہیں، جب ہم مل کے چلتے ہیں

آگے تو کشٹ[1] ہے، روشنی نہیں
راستہ نکالیں گے، رکیں گے نہیں
ہم ہیں نئے انسان ———

بھوکے ہیں، تھکے ہیں کیسے چلیں گے
ساتھیوں کی مدد سے آگے بڑھیں گے
ہم ہیں نئے انسان ———

سردی اور گرمی، رات دن میں
آخر تک ہم لڑیں گے، ہر حالت میں
ہم ہیں نئے انسان ———

---

[1] دکھ، مصیبت

یہ وقت کی آواز

یہ وقت کی آواز ہے مِل کے چلو
یہ زندگی کا راز ہے مِل کے چلو
مِل کے چلو، مِل کے چلو، مِل کے چلو ——————
چلو بھئی

آج دل کی رنجش مٹا کے آؤ
آج بھید بھاؤ سب بُھلا کے آؤ
آزادی سے ہے پیار جن میں دیش سے ہے پریم
قدم قدم سے اور دل سے دل مِلا کے آؤ
مِل کے چلو ——————

صدا امتیاز

یہ بھوک کیوں ، یہ ظلم کا ہے زور کیوں ، زور کیوں
یہ جنگ ، جنگ ، جنگ کا ہے شور کیوں ، شور کیوں
ہر ایک نظر بجھی بجھی ، ہر ایک دل اداس
بہت فریب کھاتے اب فریب اور کیوں
مل کے چلو ———

جیسے سُر سے سُر ملے ہوں راگ کے ، راگ کے
جیسے شعلے مل کے بڑھیں آگ کے ، آگ کے
جس طرح چراغ سے جلے چراغ
ویسے چلو بھید[۲] بڑا میرا تیاگ[۳] کے
مل کے چلو ، مل کے چلو ، مل کے چلو

(پریم دھون)

---

۲ فرق ۳ چھوڑ کے

وُہ ہمارے گیت

وہ ہمارے گیت کو روکنا چاہتے ہیں
خاموشی توڑو وقت آ گیا
ہم ہماری آواز اٹھا رہے ہیں، وہ ناراض کیوں، وہ ناراض کیوں
خاموشی توڑو ——

ہم لڑتے ہیں کہ سمانتا[1] ہو، ہم لڑتے ہیں کہ مانوتا[2] ہو
ہم لڑتے ہیں کہ سکھ ہو، ہم لڑتے ہیں کہ شانتی[3] ہو
ہم لڑتے ہیں کہ نیائے[4] ہو
ہم ناری مُکتی سنگرام[5] کے لئے —— لڑتے ہیں
خاموشی توڑ دو ——
انہیں ڈر ہے ناری شکتی[6] کا، انہیں ڈر ہے ناری سنگھرش[7] کا
انہیں ڈر ہے ناری ایکتا کا، انہیں ڈر ہے ناری سنگھٹن[8] کا
انہیں ڈر ہے ناری مکتی کا
روڑھی[9]، دھرم، جات پات سے ہم کو باندھنا چاہتے ہیں
خاموشی توڑ دو ——

---

[1] برابری [2] انسانیت [3] امن [4] انصاف [5] عورت کی آزادی کی جنگ [6] طاقت
[7] لڑائی [8] تنظیم [9] رسم و رواج

راستے تمہیں پکارتے

او ناریو[1] ——— او ناریو اُٹھو کہ راستے تمہیں پکارتے

او ناریو ——— او ناریو اُٹھو کہ راستے تمہیں پکارتے

اُٹھو کہ ذات پات کا غبار دُھل کے مٹ سکے

اُٹھو کہ اونچ نیچ کا جہاں میں فرق مٹ سکے

کوئی کسی پہ زور ظلم اب نہ کر سکے یہاں

اکال[2] اور بھوک سے کوئی نہ مر سکے یہاں

آؤ ناریو ———

اُٹھو کہ آنسوؤں کا راج اس جہاں سے ختم ہو

اُٹھو وِسّن[3] ناریوں کا اس جہاں سے ختم ہو

اُٹھو کہ زندگی کا آفتاب جگمگا سکے

اُٹھو کہ موت کا نشان اب سر نہ اٹھا سکے

او ناریو ———

---

[1] عورتو [2] قحط [3] محکومی

آگئی چیتنا

دھیرے دھیرے آئی ہم میں چیتنا[1] ہاں جی
دھیرے دھیرے آئی ہم میں چیتنا
اب رکیں گے نہ، اب رکیں گے نہ کسی بھی حال، آگئی چیتنا
اب پوچھیں گے ہم، اب پوچھیں گے ہم خوب سوال، آگئی چیتنا

کون ساتھی کون دشمن ہے ہاں جی کون ساتھی کون دشمن ہے
اب کریں گے، اب کرینگے ہر ایک کی پہچان، آگئی چیتنا

او پنڈت، او ملّا جی، سنو جھٹے دارو، نیتا[2] جی او پنڈت ———
اب گلے گی نہ، اب گلے گی نہ آپ کی دال، آگئی چیتنا

کیا ہمارا فرض ہے اور کیا ہمارا دھرم ہے، ہاں جی کیا ہمارا ———
اس فیصلہ، اس کا فیصلہ کریں گے نہیں آپ، آگئی چیتنا

آدھا بھارت ناری[3] ہے جب آدھا بھارت ناری ہے
وہ بڑھے گی تو، وہ بڑھے گی تو آگے بڑھے دیش، آگئی چیتنا

---

[1] شعور [2] رہنما [3] عورت

سورگ[۴] کا چکر چھوڑ کر ہاں جی جنت کا چکر چھوڑ کر
زمین پر لائیں گے، زمین پر لائیں گے نیا سنسار[۵]، آگئی چیتنا

دھیرے دھیرے آئی ہم میں چیتنا ہاں جی
دھیرے دھیرے آئی ہم میں چیتنا

(کملا بھسین)

---

[۴] جنت [۵] دنیا

چلو مل کے

چلو مل کے آؤ سب چلیں مل کے
کہ ہم سب ، کہ ہم سب ، کہ ہم سب
بھید[۱] بھاؤ کو چھوڑیں اور سب جئیں مل کے
کہ ہم سب بھید بھاؤ کو چھوڑیں اور سب جئیں مل کے

بھید بھاؤ کر کر سماج نے ناری کو دبایا
خوب تو اس سے کام لیا اور خوب ہی اسے ستایا
چلو مل کے ——————

جہیز، ستی ، پردے نے صدیوں سے ہم کو جکڑا
چلو مل کے ——————

پوجا پاٹھ ، اپواس[۲] کر کے اپنے کو مٹایا
پرلوک[۳] کا نہیں ٹھکانا ، پر مٹ گئی اپنی کایا
چلو مل کے ——————

۱۔ امتیاز ۲۔ روزہ ۳۔ دوسری دنیا

عورت دشمن عورت کی یہ افواہیں پھیلاتے
ایکا ہو نہ جائے کہیں بس اس سے گھبراتے
چلو مل کے ——————

ہم میں ہمت، ہم میں طاقت، ہم میں پورا دم ہے
کوئی بتا دے عورت جاتی مردوں سے کیا کم ہے
چلو مل کے ——————

(کملا بھسین)

تو خود کو بدل

دریا کی قسم موجوں کی قسم
یہ تانا بانا بدلے گا
تو خود کو بدل تو خود کو بدل
تب ہی تو زمانہ بدلے گا

تو چپ رہ کر جو سہتی رہی
تو کیا یہ زمانہ بدلے گا
تو بولے گی منہ کھولے گی
تب ہی تو زمانہ بدلے گا

دستور پرانے صدیوں کے
یہ آئے کہاں سے کیوں آئے
کچھ تو سوچو کچھ تو سمجھو
یہ کیوں تم نے ہیں اپنائے

یہ پردہ تمہارا کیسا ہے
کیا یہ مذہب کا حصّہ ہے
کیسا مذہب کس کا پردہ
یہ سب مردوں کا قصہ ہے

آواز اٹھا قدموں کو ملا
رفتار ذرا کچھ اور بڑھا
مشرق سے اٹھو مغرب سے اٹھو
پھر سارا زمانہ بدلے گا

ہندوستان اور پاکستان کی عورتوں کی ایک ورکشاپ کے دوران لکھا گیا (قوالی کی دھن پر)

پر لگا لیے ہیں ہم نے

پرَ لگا لئے ہیں ہم نے
اب پنجروں میں کون بیٹھے گا

جب توڑ دی ہیں زنجیریں
تو کامیاب ہو جائیں گے

کھڑے ہو گئے ہیں مل کے
تو ہم کو کون روکے گا

دیواریں توڑ دیں ہم نے
اب کھل کر سانس لیں گے

اوروں ہی کی مانی اب تک
اب خودی کو بلند کریں گے

دیکھو سُلگ اٹھی ہے چنگاری
کہ ظلموں کی شامت آگئی ہے

مردوں کے بناتے ہوئے قانون
اب ہم کو منظور نہیں

کملا بھسین

(ہندی گانے "اڑیں جب جب زلفیں" پر مبنی)

رُکے نہ جو

رُکے نہ جو، جھکے نہ جو، دَبے نہ جو، مٹے نہ جو
ہم وہ انقلاب ہیں، ظلم کا جواب ہیں
رُکے نہ جو ——————

لڑ رہے ہیں اس لئے کہ پیار جگ میں جی سکے
آدمی کا خون کوئی آدمی نہ پی سکے
مالکوں —— مالکوں مزدور کے، نوکر اور حضور کے
فرق کو مٹائیں گے سمانتا[1] کو لائیں گے
رُکے نہ جو ——————

جانتے نہیں ہیں فرق ہندو مسلمان کا
جانتے ہیں رشتہ انسان سے انسان کا
دھرم کے —— دھرم کے، دیش کے، بھاشا اور ویش[2] کے
فرق کو مٹائیں گے اور ایکتا کو لائیں گے
رُکے نہ جو ——————

---

[1] برابری [2] زبان اور لباس

جانتے نہیں حکم ظلمی حکمران کا
یدھ[ص۳] آج چل رہا ہے آدمی حیوان کا
سنتی کی —— ستی کی سنبھال ڈال، کرانتی[ص۴] کی لے مشعال
رکے نہ جو ——————

ص۳ لڑائی۔ مقابلہ ص۴ انقلاب

اب ظلم کا زمانہ

اب ظلم کا زمانہ بیتے گا رے بیتے گا
اب ظلم کا زمانہ بیتے گا

گنگا میا کو جمنا میا کو
ساگر سے ملنا نہ پڑے
کسی لڑکی کو، کسی بھی ماں کو
مردوں سے لڑنا نہ پڑے
اب ظلم کا زمانہ ———

اس دھرتی پر ہم عورتوں کو
بیڑیوں میں بندھنا نہ پڑے
مردوں کے سنگ سنگ ہر ناری کو
محنت کرنے کا حق ملے
اب ظلم کا زمانہ ——— (مادھو چوہان)

بلّے بلّے

بلّے بلّے صفائی میں ہم ماہر ہیں
بولو کر دیں ظلموں کا صفایا
صفائی میں ہم ماہر ہیں

او بلّے بلّے بھئی عورت تو کمزور چیز ہے
گھر کے بوجھ کو نہ سہے گی اکیلے، عورت تو کمزور چیز ہے

بلّے بلّے گر لاج ہے سنگھار ناری کا
تو وہ بنا سجے ہی رہے گی، گر لاج ہے سنگھار ناری کا

بلّے بلّے بھئی ناری تو ہے روپ ماں کا
اب تو کالی ماتا ہی بنے گی، ناری تو ہے روپ ماں کا

بلّے بلے ہم دیوی ہیں نہ داسی ہیں
ہمیں صرف مانو ہی سمجھ لو، دیوی ہیں نہ داسی ہیں

بلّے بلّے بھئی عورت ہے بنیاد دلیش کی
اب بنیاد بڑے زور سے ہلے گی، عورت ہے بنیاد دلیش کی

بلّے بلّے بھئی ہوشیار ہو جاؤ لوگو
ہوا ناری آندولن[1] چالو، ہوشیار ہو جاؤ لوگو

(کملا بھسین)

---

[1] عورتوں جلسہ

خاوند کہتا ہے

خاوند کہتا ہے بیوی کام نہیں کرتی
آ کے دیکھو جی وہ کیا کیا کرتی ہے
کہ آ کے دیکھو جی وہ کتنا کرتی ہے
صفائی کرتی ہے وہ کھانا پکاتی ہے
بچے جنتی ہے اور ان کو پالتی ہے
تھوڑی ٹیچنگ بھی اور تھوڑی نرسنگ بھی
جی لمبی لسٹ ہے کبھی ختم نہیں ہوتی
خاوند کہتا ہے ———

پلاننگ کرتی ہے وہ بجٹنگ کرتی ہے
پبلک ریلیشنز کرتی اور اکاؤنٹنگ کرتی ہے
پتی[1] کی سیوا[2] وہ جی بھر کرتی ہے
ہر اک طریقے سے خوش اس کو رکھتی ہے، پھر بھی
خاوند کہتا ہے ———

---

[1] خاوند [2] خدمت

پانی بھرتی ہے اور لکڑی لاتی ہے
کھیت جاتی ہے فیکٹری بھی جاتی ہے
گھر بھی کرتی ہے باہر بھی کرتی ہے
دو دو کاموں کا وہ بوجھ سہتی ہے، پھر بھی
خاوند کہتا ہے ——————

نہ کوئی سی ایل ہے، نہ فرینج، نہ اینول لیو
یہ بن تنخواہ بن عزّت کا رونا جی
او خاوند دیکھ لے ہم کیا کرتی ہیں
او خاوند مان لے ہم کتنا کرتی ہیں

کیونکہ ہم اپنے کام کا اب مان مانگیں گے
اپنے کام کے اب دام بھی مانگیں گے
نہیں تو آج سے ہڑتال کردیں گے
او خاوند جان لے ہم کیا کیا کرتی ہیں
او خاوند مان لے ہم کتنا کرتی ہیں

(کملا بھسین)

ناری واد[1] کیا ہے؟

ملنے جلنے آئی ہیں ہم بہنا ری
آ کے بیٹھو پاس نہیں کچھ کہنا ری

تم ناری وادی[2] اپنے کو بتاتی ہو
ہمیں بتا دو آج کہ تم کیا چاہتی ہو

ناری واد، کے قصے جو پھیلاتے ہیں
سچ میری تو مان کہ وہ افواہیں ہیں

کیا دشمن مردوں کی تو مری بہنا ری
سچ بتلانا آج جھوٹ نہ کہنا ری

بھلے نیک مردوں کو کچھ نہ کہتی ہوں
پر مردوں کے ظلموں کو میں نہ سہتی ہوں

خلاف خاوند کے بی بی کو بہکاتی ہو
گھروں میں دنگے فساد کیا کرواتی ہو جی

کیسی الٹی بات بہن تم کہتی ہو
افواہوں کی موج میں تم بھی بہتی ہو جی

امن چین ہر گھر میں ہم تو چاہتے ہیں
تبھی تو ظلموں ذلالت کو ہٹواتے ہیں جی

---

[1] نسوانیت (FEMINISM) [2] نسوانیت پسند (FEMINIST)

رہی ہمیشہ عورت بہن میری بھولی تو
ظلموں کی باتوں کو مار گولی تو

جو ظلم سہیں چپ چاپ میری بہناری
وہ کرتی ہیں پاپ یہ میرا کہنا ری

مذہب سے چڑتی ہے کیا تو بہنا ہو
اپنے دل کی بات تو کہنا ہو

ہیں مذہب خراب میں نہ کہتی ہوں
وہ کریں انیائے[۳۳] تو چپ نہ رہتی ہوں

مار دھاڑ اپمان[۳۴] جو عورت پاتی ہے
اس سے ناری وادی کھندک کھاتی ہے جی

یوں عورت کو دیوی بہت سے کہتے ہیں
لڑکی ہو پیدا تو ماتم کرتے ہیں جی

اپنے من کے کرنے کی آزادی ہو
مانگ ہماری بہت ہی سیدھی سادھی ہو

بھلی لگی تیری بات میری بہنا ہو
اب میں بھی تیرے ساتھ ہوں پیاری بہناں ہو

ناری وادی کا نعرہ ہم لگائیں گے
دیپ پیار کا گھر گھر ہم جلائیں گے

کملا بھسین

(پنجابی گیت "سڑکے سڑکے جاندیئے" کی دُھن پر)

---

[۳۳] ناانصافی [۳۴] توہین

فیملی پلاننگ

یہ کس نے مچایا ہلاّ فیملی پلاننگ کا
ہلاّ فیملی پلاننگ کا
جب ہم مانگیں روٹی ——— ہاں جی
دیتے ہل وہ موٹی ——— ہاں جی
جب ہم مانگیں دوائیاں ——— ہاں جی
ملتے ٹوپ اور گولیاں ——— ہاں جی
فیملی پلاننگ کا ہلاّ ———
ہماری نظر میں فیملی پلاننگ بہت بڑا شستر[1] باہتر ہے
غریبوں کو مارنے کو انہیں ستانے کا ہی یہ تو منتر ہے

---

[1] ہتھیار

فیملی پلاننگ کا ـــــــــ
ہمارے کتنے بچے ہوں ہم خود طے کریں گے
ہمارے نرتے سرکار سے یہ بالکل نہیں سہیں گے
فیملی پلاننگ کا ـــــــــ
فیملی پلاننگ ہوگی جب سب کی ہوگی ترقی تبھی ہوگی جب
سب کے پیٹ میں روٹی ہوگی نوکری ہوگی پکی"
فیملی پلاننگ کا ـــــــــ

(" تنادا خرچہ چلن دا"، کی دُھن پر)
(کملا بھسین)

نئی عورت

آؤ تم کو آج سنائیں باتیں نئی عورت کی
جھٹ پٹ، جھٹ پٹ سن لو بہنو باتیں عورت کی
جی نئی عورت کی ، ہاں جی نئی عورت کی
ہوجی باتیں عورت کی ، ہمبے باتیں عورت کی

نئی عورت تو ایسی ہے جو نہیں کسی سے ڈرتی ہے
جو بھی، او جو بھی، او جو بھی عورت ڈر کے بیٹھ گئی
نئی کیسے کہلائے کہ ذرا سوچو جی ، ہاں جی ذرا سوچو جی
ہوجی ذرا سوچو جی، ہمبے ذرا سوچو جی ، آؤ تم کو ——

نئی عورت تو ایسی ہے جو اپنے نرنے[صدا] آپ ہی لے
او جس کی، او جس کی، او جس کی لگام اوروں کے ہاتھ
وہ نئی کیسے کہلائے کہ ذرا سوچو جی ، ہاں جی ذرا سوچو جی
ہو جی ذرا سوچو جی ہمبے ذرا سوچو جی —— آؤ تم کو

[صدا] فیصلہ

نئی عورت تو ایسی ہے جو اوروں کی بھی مدد کرے
او جو بھی، او جو بھی، او جو بھی ہے عورتوں کی دشمن
نئی کیسے کہلائے کہ ذرا سوچو جی، ہاں جی ذرا سوچو جی
ہو جی ذرا سوچو جی، ہمیے ذرا سوچو جی، آؤ تم کو ———

نئی عورت تو ایسی ہے جو اوروں کے سنگ مل کے چلے
او جو بھی، او جو بھی اکیلے بینڈ بجائے وہ
نئی کیسے کہلائے کہ ذرا سوچو جی، ہاں جی ذرا سوچو جی
ہو جی ذرا سوچو جی، ہمیے ذرا سوچو جی — آؤ تم کو ——

نئی عورت تو ایسی ہے جو انیائے[۲] سے جم کے لڑے
او جو بھی، او جو بھی، او جو بھی شوشن[۳] سہتی رہے وہ
نئی کیسے کہلائے کہ ذرا سوچو جی، ہاں جی ذرا سوچو جی
ہو جی ذرا سوچو جی، ہمیے ذرا سوچو جی، آؤ تم کو ———

نئی عورت تو ان ہیں، اُن ہیں، تم ہیں، ہم ہیں سب ہیں ہے
آؤ مل کر ڈھونڈیں، خود ہیں نئی عورت کو
کہ مل کر ڈھونڈیں جی، ہاں جی مل کر ڈھونڈیں جی
ہو جی مل کر ڈھونڈیں جی، ہمیے مل کر ڈھونڈیں جی

۲۔ ناانصافی ۳۔ استحصال

جھوٹے دھرموں[1] نے

بھولے لوگوں کو بہکایا جھوٹے دھرموں نے ، ہاں جی سارے دھرموں نے
سارے دیشوں کو بٹوایا جھوٹے دھرموں نے ، ہاں جی سارے دھرموں نے
جگہ جگہ جنگ کرائے ، توبہ
رشتے بھنگ کرائے[2] توبہ
دنگے فساد کرائے ، توبہ
گھر برباد کرائے ، توبہ
جھوٹے دھرموں نے ـــــــــــــــ

دھرم کرم کے نام پہ کتنے خون خرابے ہوتے
دنیا شاید بہتر ہوتی ، دھرم اگر نہ ہوتے
جھوٹے دھرموں نے ـــــــــــــــ

---

[1] مذہبوں [2] تڑوائے

ٹھیکیدار دھرموں کے دیکھو موٹے ہوتے جاتے
چُوس چُوس کے خُون غریبوں کا وہ صحت بناتے
جھوٹے دھرموں نے ________

اونچ نیچ اور نیرا میرا کرے جو دھرم نہیں ہے
خون سے جس کے ہاتھ بھرے ہیں کیا وہ دھرم صحیح ہے
جھوٹے دھرموں نے ________

دنیا کے ہر دھرم کو لوگو مردوں نے بنایا
تبھی تو سارے دھرموں نے ہے عورت کو ستایا
جھوٹے دھرموں نے ________

دیکھ لے کر اپنی طاقت بہنوں کی فوج آئی
یہی کریں گی رگڑ رگڑ کر دھرموں کی صفائی
جھوٹے دھرموں نے ________

(کملا بھسین)

دیش میں گر عورتیں

دیش میں گر عورتیں اپمانؔ[1] ہیں ، ناشاد ہیں
دِل پہ رکھ کر ہاتھ کہیو دیش کیا آزاد ہے

جن کا پیدا ہونا ہی اپشگنؔ[2] ہے ناپاک ہے
عورتوں کی زندگی یہ زندگی کیا خاک ہے

کام کر کر کے مری ہیں ، مان پھر بھی ہے نہیں
اس ناشکرے ہندوستان میں عورت کوئی شے نہیں

کہنے کو اس دیش میں ہیں دیویاں تو بے شمار
کر نہیں پائیں وہ لیکن عورتوں کا بیڑہ پار

پردہ نشینی سے ہم کو کون سی عزت ملی
پردہ میں گھٹتی رہیں ہم اور پردوں میں جلیں

اب نیا پردوں کا پرچم ہر جگہ لہرائیں گے
ہم یہاں انسانیت کا راج جلدی لائیں گے

---

[1] بے عزت [2] بدشگونی

صدیوں سے ہم سہہ رہی ہیں اور نہ سہہ پائیں گی
ٹھان لی اب لڑنے کی کر لڑ کر ہی جی پائیں گی

کہ شرافت دیکھ لی لیکن ہوا کہاں فائدہ
اب شرافت چھوڑ کر جیتیں گے ہم با قاعدہ

جو نہیں للکارتے شوشن کو اتیا چار کو
لعنت ہے اس دیش کو اس دیش کی سرکار کو

چپ ہیں لیکن یہ نہ سمجھو ہم سدا کو ہارے ہیں
راکھ کے نیچے ابھی بھی جل رہے انگارے ہیں

ایک دو ہوتے اگر تو شاید چپ ہو بیٹھتے
دیش میں آدھے مرد تو آدھی ہم ہیں عورتیں

ناریوں کی شکتی کو بالکل نہ تم للکارنا
کالی ماں کا روپ بھی آتا ہے ہم کو دھارنا

(کملا بھسین)

دیش برباد کیا

خود کو آباد کیا دیش برباد کیا
صا[1] سّتا پانے کے لئے خوب کھانے کے لئے

خوب ارادے کئے کتنے وعدے کئے
سبز باغوں کے سپنے دکھاتے رہے
دُور غریبی ہوگی سب کی روزی ہوگی
ایسے نعروں سے ہم کو بہکاتے رہے
چالیس سالوں میں سبھی اب تو ہم جان گئے
سّتا پانے کے لئے ——————

صا[2] جنتا فاقے کرے، جنتا بھوکی مرے
صا[3] ایشیاڈ منانے کا شوق تمہیں
لاکھوں بے گھر ہیں، پڑے سڑکوں پر رہیں
اونچے ہوٹل بنانے کا شوق تمہیں
چاہے کچھ دیر سے ہی اب تو ہم مان گئے
سّتا پانے کے لئے ——————

صا[1] اقتدار صا[2] عوام صا[3] ASIAD

گھروں میں روشنی نہیں صاف پانی نہیں
باتیں بڑھیا کمپیوٹر کی کرتے ہو تم
یہاں پر سکول نہیں پکی سڑکیں نہیں
سفر اکیسویں صدی کا ہی کرتے ہو تم
چھینتے ہیں دیر سے پر اب تو ہم چھیت گئے
رستہ پانے کے لئے

کملا بھسین

صہ ۴ جاگے

ہمارے نیتا

یہ ادھرمی پاکستانی وہ ہیں کافر ہندوستانی
نیتا یوں نفرت پھیلاتے یہ ہی ان کی ہے شیطانی

جنگوں کا ڈر پیدا کرکے تاناشاہ بن جاتے
دشمن آیا دشمن آیا کہہ کے فوج بڑھاتے
دیش میں فوجیں موجیں کرتی عام جنتا بھوکوں مرتی
نیتا یوں نفرت ———

دیش غریب بھلے ہو لوگو فوجوں نے تو کھانا
یہ وہ کہتے ہیں جنہوں نے مالک کو ہے بچایا
جہاں بھی جنتا شور مچاتی وہاں یہ فوج بھیجی جاتی
نیتا یوں نفرت ———

ان کو بانٹو، ان کو بانٹو یہ ہی ان کی نیتی[۱]
جنتا سے نہیں لینا دینا سب اپنے سے پریتی[۲]
جنتا چناؤں میں یاد آتی اس کے بعد نہ وہ بھاتی

---

[۱] طریقہ [۲] دوستی

یہ ہندو وہ مسلمان ہیں یہ سکھ وہ ہیں عیسائی
دَھرم جاتی، بھاشا، پیسے سے بانٹے ہیں یہ قصائی
پھر یہ ایمرجینسی لاتے، کالے قانون خوب بناتے
نیتا یوں نفرت ــــــــــــ

روس امریکہ کو بھی بہنا یہ نیتا ہی بھاتے
ان کی کٹھ پتلی بن ہمارے نیتا ناچ دکھاتے
ان کے ہتھیار یہ بکواتے ان کو یہ خوش حال بناتے
اپنا دیش بیچ کے کھاتے یہی ان کی ہے شیطانی

(میرا جوتا ہے جاپانی کی دھن پر)

کملا بھسین

پریوارک ہنسا[1] وِرُدھ کا گیت

زندگی ہم عورتوں کی کیسی ہے
گھر کے اندر باہر ایسی تیسی ہے

کوئی جگہ بھی نہیں کہ جو ہماری ہے
جہاں بھی جا کے بیٹھو مارا ماری ہے

وہ جو بات شانتی[2] کی کرتے ہیں
وہ جو بات کرانتی[3] کی کرتے ہیں
اتیاچار[4] بی بی پہ وہ بھی کرتے ہیں

عورتوں کی شانتی تب آئے گی
جب گھر پہ مار دھاڑ بند ہو جائے گی

مردوں نے دنیا کا حلیہ بگاڑ دیا
شانتی کی بات کو زندہ گاڑ دیا

---

۱ گھر میں تشدد اور لڑائی ۲ امن ۳ انقلاب ۴ ظلم

بیٹے ہم جو خون سے پیدا کرتے ہیں
مردوں کی جنگوں میں جا کر مرتے ہیں

یوں ہی ہمارے بچوں نے گر مرنا ہے
تو پیدا اور بچوں کو نہیں کرنا ہے

روز بیٹھے ہیں بی بی جھونپڑی پٹی[5] میں
جیوانیت میں کم ہے اونچی کوٹھی میں

جنگی مردو ایک ہمارا کہنا ہے
ہم تمہاری نہ پتنی بوٹی[6] بہنا ہیں

دنیا میں اب جلدی امن لانا ہے
"پیس زون" ہر گھر کو ہی بنانا ہے

(پنجابی دُھن "سوہے وے چیرے والیا" پر)
(کملا بھسین)

---

[5] جھونپڑی، جھگی

غریب ہماری زندگی

غریب ہماری زندگی ہم محنت کش مزدور
محنت کش مزدور کیوں ہم ہیں اتنے مجبور

ہائے رے سرکار ہماری وعدے کئے ہزار
وعدے کئے ہزار لگائی مہنگائی کی مار

سرکار کے کہنے سے ہم نے چھوٹا کیا پریوار[صہ۱]
پر اس چھوٹے پریوار کا بھی پڑتا نہیں پار

ووٹ کے ٹائم پہ وعدے کئے سنا کریں گے اناج
پر راشن کی دکان پر بڑھ گیا اتنا اونچا دام

مہنگائی کا پٹیا ڈھنڈورا پرچھت[صہ۲] ہوتے غریب
ہائے رے سرکار ہماری نے چوسا غریبوں کا خون

امیروں کے لئے فیئٹ ماروتی عیش اور آرام
غریبوں کے لئے بس چلائی اس کے بھی بڑھائے دام

ہمارے لاکھوں ووٹ سے بن گئے نیتا اور نردھان
ہم ہی سب مر جائیں گے تو کس پر کرو گے راج

صہ۱ خاندان

صہ۲ بے ہوش

کام سے لوٹتے من میں اٹھتی ایک ہی بات
کس کو کھلاؤں کس کو ماروں بھوکا آج کی رات

مہنگائی کو ختم کرو اور روکو بھرشٹا چار[۳]
روکو اتیا چار[۴] نہیں تو بدلیں گے سرکار

(شانتی سشیلا اور آبھا)

---

[۳] استحصال [۴] ظلم

ہندوستان کی ناری

ہم ہندوستان کی ناری ہیں
نہ چپ ہیں ہم نہ ہاری ہیں
ہم راکھ نہیں چنگاری ہیں

آج ہم نکل پڑی اک ہوکے
اب ہم کھائیں گی نہ دھوکے
جیون کاٹیں گی نہ رو کے

ہم ہندوستان کی ناری ہیں
اور ایک ہمارا نعرہ ہے
عزّت سے ہم بھی جی پائیں
یہ ——— ادھیکار[1] ہمارا ہے

ہیں نیتا[2] ہمیں بہکاتے
دھرموں سے وہ ہمیں ڈسواتے
قانونوں سے ہمیں بٹواتے
ہم ہندوستان کی ....

---

۱ حق ۲ رہنما

جب دیش ہمارا ایک
نیجی[ص۳] قانون ہیں انیک[ص۴]
یہ دہاں کا ہے ودیک

ہم ہندوستان کی ناری ہیں
سوال کرنے کی ادھیکاری[ص۵] ہیں
یہ دماغ نہیں سرکاری ہیں

(کملا بھسین)

ص۳ ذاتی ص۴ برابر ص۵ حق دار

آؤ بہنو

آؤ بہنو ایک ہو جائیں ، اس ظلم کا ہم پرتیکار[1] کریں گے
ناری شریر[2] پر انیا چار نہیں سہیں گے نہیں سہیں گے

ناری شریر ناری کا حق ، غیروں کا وہ ادھیکار نہیں
آؤ مل کر دکھائیں گے ، ناری بازار و چیز نہیں
مانوتا[3] پر اب یہ کلنک ہم نہیں سہیں گے ، نہیں سہیں گے
ناری شریر پر ——————

ناری تو اب نہ ابلا[4] ہے ، بدھی[5] منی ہم سبلا[6] ہیں
نادی تو اب نہ ابلا ہے ، بدھی منی ہم سبلا ہیں
ناری کے مان پر بل کا اب ابھنکار[7] ہم نہیں سہیں گے
ناری شریر پر انیا چار ——————

---

[1] مقابلہ [2] جسم [3] انسانیت [4] کمزور، نازک [5] عقل و دانش [6] مضبوط [7] غرور

اب تک استری[8] کے تن کو، من کو، بدھی شکتی[9]، پرتی بھاآؤں[10] کو
اب تک استری کے تن کو، من کو، بدھی شکتی، پرتی بھاآؤں کو
کچل دیا پر اب ان کے اپمانوں[11] کو ہم نہیں سہیں گے
ناری ہتریہ پر ——————

ہم مانو[12] ہیں، ہم داسی نہیں، ہم مانو ہیں ہم دیوی نہیں
ہم مانو ہیں، ہم داسی نہیں، ہم مانو ہیں، ہم دیوی نہیں
اپنی مانوتا کا اپمان اب نہیں سہیں گے، نہیں سہیں گے
ناری شریر پر ——————

(جیوتی مہاپیکر چھپایا ہے)

ص۸ عورت ص۹ عقل کی طاقت ص۱۰ جنبش، ذہنی صلاحیتیں ص۱۱ توہین ص۱۲ انسان

ہے جی رے

ہے جی رے
ہم پریوار[1] کے جھنجھٹ کو، روڑیوں[2] کے بندھن کو
پرنتزی ماننس[3] کو ٹھکرا کے آتے
ہم ناری دمن[4] مٹانے، ناری شوشن[5] بھگانے
پتیوں[6] کی مار دھاڑ بند کرنے آتے
ہم اپنی بہنوں کے ساتھ رچوں میں آتے

دہیج[7]، بلاد کار[8]، شاسکوں[9] کی اتیاچار[10]
جاتی پرتھا[11] کو ناشٹ[12] کرنے آتے
ہم دھرموں کا بھید بھاؤ، اونچ نیچ کے بندھن
نکمے پھندوں کو توڑ کر آئے
ہم اپنی بہنوں کے ساتھ ———

---

[1] خاندان [2] رسم و رواج [3] محکومی [4] محکومی [5] ... [6] خاوندوں [7] جہیز [8] ظلم [9] حکمراں
[10] ظلم [11] برباد [12] برباد

ہم کھیتوں کھدانوں سے، کل کارخانوں سے
گاؤں اور شہروں سے ایک ساتھ آئے
دیکھ دیکھ اور اندھ[۱۳] کال سُونی آئے
اتیا چاری بیترا ناش[۱۵] کرنے مورچوں میں آئے
ہم اپنی بہنوں کے ساتھ ——————

وبھوتی پٹیل

حد[۱۳] بے کار، جال حد[۱۴] خلا حد[۱۵] برباد

آئی ہیں رے

آئی ہیں رے ——— آئی ہیں
آئی ہیں ہم سب بہنیں کچھ سننے اور کچھ کہنے
کچھ سننے اور کچھ کہنے جی، ایکتا بڑھانے
آئی ہیں رے ——— آئی ہیں

کھائیں گے، کھائیں گے، کھائیں گے آج ہم قسمیں مانگیں گے حق ہم اپنے
مانگیں حق ہم اپنے، لڑ کے لیں گے حق اپنے
آئی ہیں رے ——— آئی ہیں

بانٹیں گے، بانٹیں گے، بانٹیں گے دُکھ ہم اپنے، ساکار کریں گے سپنے
ساکار کریں گے سپنے، قانون بنیں گے اپنے
آئی ہیں رے ——— آئی ہیں

جان لی ہیں، جان لی ہیں، جان لی ہیں انکی باتیں جو ہم کو ہیں بہکاتے
جو ہم کو بہکاتے اور آپس میں لڑاتے
آئی ہیں رے ——— آئی ہیں

نیتاجی، پنڈت جی، مُلا جی تیار ذرا آپ ہولیں، کھولیں گے اب ہم پولیں
کھولیں اب ہم پولیں ۱ برسائیں گے ہم گولے
آئی ہیں رے ——— آئی ہیں

صہ۱ پورے

کریں گے، کریں گے، کریں گے اب ہم ایکا اور ناش کریں ظلموں کا
ناش[۲] کریں ظلموں کا، بیڑا پار کریں بہنوں کا
آئی ہیں رے —— آئی ہیں

ناچیں گے، ناچیں گے، ناچیں گے ہم آج مل کر گائیں گے ہم آج مل کر
گائیں گے ہم آج مل کر دھوم مچائیں گے ہم مل کر
آئی ہیں رے —— آئی ہیں

(کملا بھسین)

---

۲ برباد

توڑ توڑ کے بندھنوں کو

توڑ توڑ کے بندھنوں کو دیکھو بہنیں آتی ہیں
او دیکھو لوگو دیکھو بہنیں آتی ہیں
آئیں گی، ظلم مٹائیں گی، وہ تو نیا زمانہ لائیں گی

تاریکی کو توڑیں گی وہ خاموشی کو توڑیں گی
ہاں میری بہنیں اب خاموشی کو توڑیں گی
محتاجی اور ڈر کو وہ مل کر پیچھے چھوڑیں گی
ہاں میری بہنیں اب ڈر کو پیچھے چھوڑیں گی
نڈر اور آزاد ہو جائیں گی
اب وہ سسک سسک کے نہ روئیں گی
توڑ توڑ کے بندھنوں کو دیکھو بہنیں آتی ہیں

مل کر لڑتی جائیں گی وہ آگے بڑھتی جائیں گی
ہاں میری بہنیں اب آگے بڑھتی جائیں گی
ناچیں گی اور گائیں گی وہ فنکاری دکھائیں گی
ہاں میری بہنیں اب مل کر خوشی منائیں گی
گیا زمانہ مٹنے کا جی اب گیا زمانہ مٹنے کا
توڑ توڑ کے بندھنوں کو دیکھو بہنیں آتی ہیں

(پنجابی گیت "کٹ کٹ باجرہ" کی دھن پر) (کملا بھسین)

چلو آؤ بہنو

چلو آؤ بہنو ہم مل کر گائیں
ہم نوتن مانو[1] کے سجن کی کتھا سنائیں
ہم نئی چیتنا[2] لائیں

جہاں سمانتا[3]، نیائے[4] اور مانوتا[5] ہو
جہاں ناری[6] پہ پرش[7] کا ایکا دھیکار[8] نہ ہو
ہم ایسا سماج بنائیں

کوئی غلام نہ ہو، کوئی مالک نہ ہو
کوئی دلت[9] یا سورن[10]، ہندی مسلمان نہ ہو
ہم مانو کو مانو بنائیں

ص۱ نیا انسان ص۲ شعور ص۳ برابری ص۴ انصاف ص۵ انسانیت ص۶ عورت ص۷ مرد
ص۸ اجارہ داری ص۹ پسماندہ ص۱۰ سنری

ہم جی حکمی کا مقابلہ کریں
ہم نڈر بنیں اور ناری سنگھرش[11] کو بڑھائیں
ہم نئے مولیوں[12] کو لائیں
چلو آؤ بہنو مل کر گائیں

(دبھوتی پٹیل)

ص[11] عورتوں کی جدوجہد ص[12] اقدار

پڙهندڙ نَسُل . پ نَ

The Reading Generation

1960 جي ڏهاڪي ۾عبدالله حسين " اُداس نسلين" نالي ڪتاب لکيو. 70 واري ڏهاڪي ۾ وري ماڻِڪَ "لُڙهندَڙ نَسُل" نالي ڪتاب لکي پنهنجي دورَ جي عڪاسي ڪرڻ جي ڪوشش ڪئي. امداد حُسينيءَ وري 70 واري ڏهاڪي ۾ئي لکيو:

انڌي ماءُ ڄڻيندي آهي اونڌا سونڌا ٻارَ
ايندڙ نسل سَمورو هوندو گونگا ٻوڙا ٻارَ

هر دور جي نوجوانن کي اُداس، لُڙهندَڙ، ڪَڙهندڙ، ڪُڙهندڙ، ٻَرندڙ، ڀُرندڙ، ڪِرَندڙ، اوسيئڙو ڪَندَڙُ، ياڙي، ڪاڻُو، ياڄوڪَڙُ، ڪاوڙيل ۽ وِڙَهندڙ نسلن سان منسوب ڪري سَگهجي ٿو، پَر اسان اِنهن سڀني وِچان "پڙهندڙ" نسل جا ڳولائو آهيون. ڪتابن کي ڪاڳر تان کڻي ڪمپيوٽر جي دنيا ۾ آڻڻ، ٻين لفظن ۾ برقي ڪتاب يعني e-books ناهي ورهائڻ جي وسيلي پڙهندڙ نسل کي وَڌڻ، ويجهَڻ ۽ هِڪ ٻِئي کي ڳولي سَهڪاريِ تحريڪ جي رستي تي آڻِڻ جي آسَ رکون ٿا.

پڙهندڙ نَسل (پَـنَ) کا بہ تنظيمَ ناهي. اُنَ جو کـو بـہ صدر، عُهديدار يا پايو وِجهندڙ نہ آهي. جيکڏهن کو بہ شخص اهـڙي دعويٰ کـري ٿـو تـہ پَـکَ ڄاڻو تـہ اُهـو ڪُـوڙو آهـي. نـہ ئـي وري پَـنَ جي نالي کي پئسا گڏ کـيا ويندا. جيـکڏهن کـو اهـڙي ڪوشش کـري ٿو تہ پَکَ ڄاڻو تہ اُهو بہِ ڪُوڙو آهي.

ڄهڙيءَ طَرَح وڻـن جا پَـنَ ساوا، ڳاڙها، نيـرا، پيلا يا ناسي هوندا آهن اَهڙيءَ طرح پَڙهندڙ نَسُل وارا پَـنَ بہ مختَلِف آهـن ۽ هوندا. اُهي ساڳئي ئي وقت اُداس ۽ پڙهندڙ، بَرنـدڙ ۽ پڙهنـدڙ، سُست ۽ پڙهندڙ يا وِڙهندڙ ۽ پڙهندڙ بـہ ٿـي سگهـن ٿـا. ٻيـن لفظن ۾ پَنَ کا خُصوصِي ۽ تالي لڳل ڪِلَب Exclusive Club نـہ آهي.

ڪوشش اها هوندي تـہ پَـنَ جا سڀ ڪَـم ڪـار سَـهڪاري ۽ رَضاڪار بنيادن تي ٿين، پر ممکـن آهـي تـہ کـي کـم اُجرتـي بنيـادن تـي بـہ ٿِيـن. اهـڙي حالت ۾ پَـنَ پاڻ هِکَـٻِئي جـي مـدد کَـرڻ جـي اُصـولَ هيـٺ ڏي وَٺُ کنـدا ۽ غيرتجـارتي non-commercial رهنـدا. پَـنَ پـاران کـتـابن کـي ڊِجِيٽـائِيز digitize ڪرڻ جي عَمـلَ مان کـو بہ مالي فائدو يا نفعو حاصل کـرڻ جي ڪوشش نہ کـئي ويندي.

کـتابن کي ڊِجيٽائِيز کـرڻ کان پـو ٻيـو اهـم مرحلو وِرهائڻ distribution جو ٿيندو. اِهو کم کرڻ وارن مـان جيـکڏهن کـو پيسا کمائي سگهي ٿو تہ ڀلي کمائي، رُڳو پَـنَ سان اُن جو کـو بہ لاڳاپو نہ هوندو.

پَنَ کي کُليل اکرن ۾ صلاح ڏجي ٿي تہ هو وَسَ پٽاندڙ وڏِ کان وَڏِ ڪتاب خريد ڪَري ڪتابن جي ليکَڪَن، ڇپائيندڙن ۽ ڇاپيندڙن کي هِمٿائِن. پر ساڳِئي وقت عِلم حاصل ڪرڻ ۽ ڄاڻ کي ڦهلائڻ جي ڪوشش دوران ڪَنهن بہ رُڪاوٽَ کي نہ مڃن.

شيخ اَيازَ علمَ، ڄاڻَ، سمجهہَ ۽ ڏاهپَ کي گيتَ، بيتَ، سِٽَ، پُڪارَ سان تَشبيهہ ڏيندي انهن سيني کي بَمن، گولين ۽ بارودَ جي مدِ مقابل بيهاريو آهي. اياز چوي ٿو تہ:

گيتَ بہِ ڄڻ گوريلا آهن، جي ويريءَ تي وار ڪَرن ٿا.
... ...
جئن جئن جاڙ وڌي ٿي جَڳَ ۾، هو بوليءَ جي آڙ ڇُپن ٿا؛
ريتيءَ تي راتاها ڪن ٿا، موتي مَنجهہِ پهاڙ ڇُپن ٿا؛
... ...
ڪالهہَ هُيا جي سُرخ گُلن جيئن، اڄڪلهہ نيلا پيلا آهن:
گيتَ بہِ ڄڻ گوريلا آهن........
... ...
هي بيتُ اَٿي، هي بَم- گولو،
جيڪي بہ ڪٽين، جيڪي بہ ڪٽين!
مون لاءِ ٻنهي ۾ فَرَقُ نہ آ، هي بيتُ بہ بَمَ جو ساٿي آ،
جنهن رِڻَ ۾ رات ڪَيا راڙا، تنهن هَڏَ ۽ چَمَ جو ساٿي آ -

اِن حسابَ سان اٽڃاٽائي کي پاڻَ تي اِهو سوچي مَڙهڻ تہ ”هاڻي ويڙهہ ۽ عمل جو دور آهي، اُن ڪري پڙهڻ تي وقت نہ وڃايو“ نادانيءَ جي نشاني آهي.

پَنَ جو پڙهڻ عام ڪِتابي ڪيڙن وانگر رُڳو نِصابي ڪتابن تائين محدود نہ هوندو. رڳو نصابي ڪتابن ۾ پاڻ کي قيد ڪري ڇڏڻ سان سماج ۽ سماجي حالتن تان نظر ڪڄي ويندي ۽ نتيجي طور سماجي ۽ حڪومتي پاليسيون policies اڻڄاڻن ۽ نادانن جي هٿن ۾ رهنديون. پَنَ نِصابي ڪتابن سان گڏوگڏ ادبي، تاريخي، سياسي، سماجي، اقتصادي، سائنسي ۽ ٻين ڪتابن کي پڙهي سماجي حالتن کي بهتر بڻائڻ جي ڪوشش ڪندا.

پڙهندڙ نَسُل جا پَنَ سيني کي **چو، ڇالاءِ ۽ ڪيئن** جهڙن سوالن کي هر بَيانَ تي لاڳو ڪرڻ جي ڪوشَ ڏين ٿا ۽ انهن تي ويچار ڪرڻ سان گڏ جوابَ ڳولڻ کي نہ رڳو پنهنجو حق، پر فرض ۽ اڻٽر گهرج necessity unavoidable سمجهندي ڪتابن کي پاڻ پڙهڻ ۽ وڌ کان وڌ ماڻهن تائين پهچائڻ جي ڪوشش جديد ترين طريقن وسيلي ڪرڻ جو ويچار رکن ٿا.

توهان بہ پڙهڻ، پڙهائڻ ۽ ڦهلائڻ جي اِن سهڪاري تحريڪ ۾ شامل ٿي سگهو ٿا. بَس پنهنجي اوسي پاسي ۾ ڏِسو، هر قسم جا ڳاڙها توڙي نيرا، ساوا توڙي پيلا پن ضرور نظر اچي ويندا.

وڻ وڻ کي مون ڀاڪي ڀائي چيو تہ "منهنجا ڀاءُ
پهتو منهنجي من ۾ تنهنجي پَنَ پَنَ جو پڙلاءُ".
- اياز (ڪلهي پاتم ڪينرو)